

مرتب ہجکیم محمود احمد برکاتی

حالات شاہ ولی اللہ

شاہ اہل اللہ وہلوی

سید ظہیر الدین احمد ولی اللہ کے قلم سے

مولوی سید ظہیر الدین احمد ولی اللہ شاہ رفیع الدینؒ کے نواسے پوتے تھے۔ شاہ ولی اللہؒ کے خاندان کی تایفات کی اشاعت ان کا تابیں دکر کارنامہ ہے۔ مولوی سید احمد نے حضرت شاہ ولی اللہؒ اور شاہ اہل اللہؒ کے حالات پر دو مصنایں تحریر کئے تھے، یہ مصنایں بالعموم نظر تو تے اوچھل میں ہے بین اور بہت کم اہل علم نے ان سے استفادہ کیا ہے۔ اس نے ذیل میں یہ دوں مصنایں مولوی کے فاریں کی نذر کئے جا رہے ہیں۔ (مودود احمد برکاتی)

شاہ ولی اللہ وہلوی

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب مدبر وہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب تیس واسطیوں سے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ الرؤوم جناب فاروقی اعظم رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ ہم رشوال شال اللہ چہار شنبہ کے دن طلوع آفتاب کے وقت قصبه پہلت ضلع نظفر نگر میں پیدا ہوئے۔ پانچویں سال قرآن مجید پڑھنے کے لئے مکتب میں منتھے۔ ساتویں

لئے تاویل الاحادیث (از شاہ ولی اللہؒ) مطبوعہ مطبع احمدی دہلی کے صفحات ۸۸ سے ماخذ ہے۔

سال قرآن شریف ختم کر لیا اور اسی عمر میں مہبی ارکان و فرائض تدریجیاً حاصل کر لیے۔ چنانچہ اسی سال میں آپ کے پدر بزرگوار حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نے آپ کو نماز پر کھدا کیا اور رمضان میں روزہ رکھوا یا۔ پھر فارسی کی درسی کتابیں اور ابتدائی صرف ونجوکی کتابیں دیکھ کر دسویں سال شرح ملا شروع کیا۔ پھر دھویں سال میں تمام علوم متعارفہ یعنی کتب علم حدیث و تفسیر و فقہ و اصول فقہ و علم منفلت و علم فلام و علم سلوک و علم حقائق و توصیف اسماء و آیات و علم طب و علم حکمت و علم نحو و علم معانی و علم تبدیل و حساب وغیرہ سے فائز ہیں تھیں ہو گئے۔ اسی سال میں آپ کے والد ماجد حضرت مولانا شیخ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے سر پر ففیلٹ کا خامہ رکھا اور درس کی عام اجازت دی۔ اور اس تقریب کی خوشی میں تمام شہر کے مشائخ و تقدیمه و فقهاء کی دعوت کی اور وسیار بندی کی رسم ادا کی اور اسی سال میں آپ کا عقد نکاح حصمت مآب اور عمرہ صاحبزادی شیخ عبداللہ پہلوی قدس رضوی کے ساتھ ہوا جو کہ حضرت کے بڑے ماہوں اور شاہ محمد عاشق صاحب کے قبلہ گاہ تھے۔ سو لبر بر سین جہینہ کی شاہ صاحب کی عمر تھی کہ آپ کے والد ماجد جناب شیخ عبدالرحیم صاحب قدس سرہ نے سفر آنحضرت قبل فرمایا اور ہبھی زمانہ آپ کے تکمیل علوم کا تھا۔

بعد اُنہیں آپ اپنے والد بزرگوار کی جگہ قائم مقام اور سجادہ نشین ہوئے اور طالبان بڑا کو سیدھے رستے لگانا شروع کیا۔ کتب دینیہ و عقلیہ کی تدریس کا سلسہ جاری کیا جو حقیقت لوگ آنے شروع ہوتے۔ سینکڑوں طالب علم مستفید ہونے لگے جیبیں عجیب کتابیں تصنیف کیں، طبیعت میں اچھتا دی تو قوت اذل سے و دلیلت رکھی گئی تھی، منئے نئے نکات میں استاد مانے گئے اور مانے ہوئے بزرگ مشہور ہوئے حتیٰ کہ موافق خالف سب آپ کے قول مطابق ہے سند پکڑتے تھے۔

سیدہ رہیم الشافی کو صحیح کے وقت میں اپنے بڑے ماہوں شیخ عبداللہ صاحب و ناہ محمد عاشق صاحب و مولوی نور اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ کے دہلی سے خانہ کعبہ ازیارات کو تشریف لے گئے۔ بڑے بڑے نامی نہاد و مشائخ سے صحبتیں رہیں۔ حضرت شیخ ظاہر مدنی قدس سرہ اور دیگر مشہور مشائخ عرب سے صالح سترے اور دیگر بحیثی علوم کی کتابوں

سال قرآن شریف ختم کر لیا اور اسی عمر میں مدھبی ارکان و فرائض تدریجیاً حاصل کر لیے۔ چنانچہ اسی سال میں آپ کے پدر بزرگوار حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نے آپ کو نماز پر کھڑا کیا اور رمضان میں روزہ رکھوایا۔ پھر فارسی کی درسی کتابیں اور ابتدائی صرف و نحو کی کتابیں دیکھ کر دسویں سال شرح ملا شروع کیا۔ چودھویں سال میں تمام علوم متعارفہ یعنی کتب علم حدیث و تفسیر و فقہ و اصول فقہ و علم منفلق و علم کلام و علم سلوک و علم حقائق و تواصیں اسماء و آیات و علم طب و علم حکمت و علم نحو و علم معانی و علم ایجاد و حساب وغیرہ سے فائز ہیصل ہو گئے۔ اسی سال میں آپ کے والد ماجد حضرت مولانا شیخ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے سر پر فضیلت کا عقامہ رکھا اور درس کی عام اجازت دی۔ اور اس تقریب کی خوشی میں تمام شہر کے مشائخ و تقاضاء و فقهاء کی دعوت کی اور دستار پندی کی رسماں ادا کی اور اسی سال میں آپ کا عقد نکاح عصمت مآب اور عترتہ صاحبزادی شیخ عبداللہ پہلوی قدس رُبُر کے ساتھ ہوا جو کہ حضرت کے بڑے ماں اور شاہ محمد عاشق صاحب کے قبلہ گاہ تھے سولہ برس تین جہینہ کی شاہ صاحب کی عمر تھی کہ آپ کے والد ماجد جتابہ شیخ عبدالرحیم صاحب قدس سرہ نے سفر آخرت قبول فرمایا اور یہی زمانہ آپ کے تکمیل علوم کا تھا۔

بعدہ آپ اپنے والد بزرگوار کی جگہ قائم مقام اور سجادہ نشین ہوئے اور طالبان ہذا کو سیدھے رستے لگانا شروع کیا۔ کتب دینیہ و عقلیہ کی تدریس کا سلسہ چاری کیا جو حقیقت دوگ آنے شروع ہوتے۔ سینکڑوں طالب علم مستفید ہونے لگے جیبِ عجیب کتابیں قصیف لکیں، طبیعت میں اجتہادی قوت اذل سے و دلیلت رکھی کی تھی، نئے نئے نکات میں استاد مانے گئے اور مانے ہوتے بزرگ مشہور ہوتے حتیٰ کہ موافق مخالف سب آپ کے احوال سے سند پڑتے تھے۔

سے ۱۸۷۰ء ریح الشافی کو صبح کے وقت میں اپنے بڑے ماں مولانا شیخ عبداللہ صاحب و شاہ محمد عاشق صاحب و مولوی نور اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ کے دہلی سے خانہ کعبہ کی زیارت کو تشریف لے گئے۔ بڑے بڑے نامی نہاد، و مشائخ سے صحبتیں رہیں۔ حضرت شیخ بوظاہر منی قدس سرہ اور دیگر مشہور مشائخ عرب سے صحاح ستہ اور دیگر بحیثی علوم کی کتابوں